بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

شریعت آرڈیننس یا نفاذِ شریعت سے فرار کی کوشش
متوقع انتخابات، اربابِ حکومت اور اہلِ سیاست کی ذمہ داریاں
موجودہ حساس اور نازک ترین حالات میں جمعیۃ علماء اسلام کے مساعی و اہداف

نفاذِ شریعت آرڈیننس کے بعد سینیٹ کے اجلاس میں حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اپنی تحریکِ استحقاق پر مفصل خطاب فرمایا جس کی اجمالی رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی سینیٹ سیکرٹریٹ سے تقریر کا مفصل متن تاحال موصول نہیں ہوسکا تاہم ذیل میں ہم مولانا موصوف کی تحریکِ استحقاق اور خطاب کی اخباری رپورٹ نذرِ قارئین کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں گذشتہ ہفتے مولانا سمیع الحق مدظلہ نے کراچی میں ملک کی تازہ ترین صورتحال پر پریس کانفرنس سے جو خطاب کیا اس میں اربابِ اقتدار، سیاسی راہنماؤں، زعماءِ قوم وملت، دینی قوتوں اور عامۃ المسلمین کے لیے فکر و تدبر اور روشن مستقبل کی ضمانت پر مبنی واضح خطوط موجود ہیں جس میں ملک کی تازہ ترین صورتحال اور منجدھار میں ہچکولے کھاتی ہوئی ملکی "نیا" کو اصل مراد تک پہنچانے کے واضح نشانِ راہ قائم کردیئے گئے ہیں۔ ذیل میں اس اخباری پریس کانفرنس کی بھی مختصر رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔ خدا کرے کہ اربابِ علم وبصیرت، دینی قوتیں اور خود اربابِ حکومت واقعتہً بھی عبرت و نصیحت اور حقیقت پسندی، قومی تحفظ، ملکی سالمیت اور نفاذِ شریعت کا واضح لائحہ عمل اختیار کریں کہ یہی نظریۂ پاکستان کی اساس اور بقاء و استحکامِ مملکت کی ضمانت ہے۔ (ع، ق، ح)

تحریکِ استحقاق | میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینیٹ کا اجلاس ملتوی کرکے میرے استحقاق سے متعلق درج ذیل معاملہ زیرِ غور لایا جائے:۔

ہم نے سینیٹ میں شریعت بل پیش کیا تھا جو مختلف مراحل سے گذرتے ہوئے دفعہ وار بحث کے مرحلہ پر ایک منتخبہ کمیٹی کے سپرد کردیا گیا تھا۔ لاکھوں مسلمانوں نے بل کے حق میں ووٹ دی اور یہ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بن گیا۔ کہ اچانک صدرِ پاکستان نے اسمبلی توڑنے کے بعد ایک شریعت آرڈیننس جاری کردیا جس میں ہمارے بل کا کوئی بھی ایک دفعہ موثر، جامع اور اصل شکل میں شامل نہیں کیا گیا مثلاً عدالتوں کو شریعت کے مطابق فیصلوں کا پابند نہیں کیا گیا، انتظامیہ اور مقننہ کو پابند نہیں کیا گیا، حکامِ مملکت کو احتساب سے بالاتر رکھا گیا، غیر اسلامی مالیاتی اور عائلی قوانین ختم کردینے کے بجائے اس کے لیے جو طریق کار رکھا گیا وہ ایک طویل منزل ہفت خوان کو سر کرنے کے برابر ہے تعلیم اور ذرائع ابلاغ کے بارہ میں فوری نافذ العمل قوانین نہیں رکھے گئے، اور سب سے بڑی بات یہ کہ قرآن وسنت کو سپریم لاء کے بجائے صرف ایک بڑا سرچشمہ قرار دے دیا گیا۔ اس صورتحال کے باوجود عوام کو یہ تاثر دیا گیا کہ شریعت نافذ العمل ہوچکی ہے اور اب پیش شدہ شریعت بل نافذ کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ صورتحال منطقی طور پر شریعت بل کو ختم کرنے اور اس کے نفاذ سے فرار کی

ایک کوشش ہے، اس سے نہ صرف میرا بلکہ سارے ایوان اور ملک کے کروڑوں مسلمانوں کا استحقاق مجروح کر دیا گیا ہے اس لیے اس مسئلہ کو زیرِ غور لایا جائے۔

خطاب | مولانا سمیع الحق نے تحریکِ استحقاق پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی سے مسلم لیگ حکومت کے خاتمے اور قومی اسمبلی کے توڑنے کا مقدمہ بھی ہمیں لڑنا پڑ رہا ہے۔ یہ صدر ضیاء الحق کا آمرانہ اقدام تھا جس کی تعریف ہرگز نہیں کی جاسکتی لیکن مسلم لیگ حکومت کے خاتمے اور اس اسمبلی کے توڑنے پر اظہارِ افسوس بھی اس لیے نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس اسمبلی نے نفاذِ شریعت کی طرف ہماری پرزور تحریک، شریعت بل اور ہر ممکن انذار و تنبیہ کے باوجود بھی کوئی توجہ نہیں دی۔ ہماری مخلصانہ کوششوں کے باوجود سابقہ حکومت کے کسی بھی ذمہ دار فرد نے نفاذِ شریعت کے معاملے میں دستِ تعاون دراز نہ کیا مگر حیرت ہے کہ قومی اور سیاسی رہنماؤں نے بھی عجیب انداز فکر کا اظہار کیا اور اسمبلیاں ٹوٹنے کو قوم کی فتح قرار دیا، حالانکہ یہ اسمبلیاں عوام کی نمائندہ تھیں۔ اور اس کے بعد بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے صدر ضیاء الحق کی نگران حکومت میں شمولیت کی تیاریاں شروع کر دیں اس طرح مجموعی طور پر قومی سیاست ایک بار پھر ابہام کا شکار ہو گئی۔ ان حالات میں سابق وزیرِ اعظم کیلئے ضروری تھا کہ قوم کو ان حالات سے آگاہ کرتے جن کی وجہ سے اسمبلی توڑنا پڑی اس جنگ کے فریق دو افراد تھے جن میں ایک سابق وزیرِ اعظم ہیں اور دوسرے فریق صدرِ مملکت ہیں جنہوں نے اپنا نقطہ نظر قوم کے سامنے پیش کر دیا۔ ایسی صورتحال میں سابق وزیرِ اعظم نے اس مسئلہ کو معمۂ تاشقند بنا دیا اور انہوں نے ابھی تک بلی تھیلے سے نہیں نکالی۔ اس وقت سانحۂ اوجڑی کیمپ، جرنیلوں کی ترقیوں اور عزل و تبدل اور اسلحہ کی فروخت کا بھی ذکر ہوا ہے جس سے فوج اور قوم میں خلیج بڑھ رہی ہے لہٰذا سابق وزیرِ اعظم کا فرض بنتا ہے کہ صحیح صورتحال سے قوم کو آگاہ کریں عوام کو اعتماد میں لیں۔ باقی رہا جناب صدرِ مملکت کا ۲۹ مئی کی ملکی صورتحال پر تبصرہ جس کو مسلم لیگ حکومت کے خاتمے کی وجہ جواز قرار دیا گیا تھا، تو وہ صورتحال ابھی تک جوں کی توں برقرار ہے، امن و امان کی صورت مخدوش ہے، رشوت اور کرپشن کا آج بھی بازار گرم ہے، صدرِ مملکت کو چاہیئے کہ وہ کرپشن کے مرتکب پارلیمنٹیرین کے نام منظرِ عام پر لائیں تاکہ تمام پارلیمنٹیرین متاثر نہ ہوں ـــــ صدرِ مملکت نے اپنی نگران حکومت میں پھر سے انہی لوگوں کو وزیر بنا دیا جو ماضی میں برسرِ اقتدار رہے اور ماضی کے کردار کے اصل ذمہ دار تھے۔ کیا صدر صاحب نے "شرح صدر" کے تحت راتوں رات ان وزراء کے سینے چیر کر نور سے بھر دیئے ہیں کہ یہ لوگ نگران کابینہ میں آکر راہِ راست پر آگئے ہیں؟ ـــــ صدرِ مملکت کی جانب سے ریفرنڈم اسلام کے نام پر کرایا گیا تھا مگر اسلام نافذ نہ ہوا لہٰذا ریفرنڈم بھی کالعدم ہو گیا۔ آٹھویں ترمیمی بل کے موقع پر ہم نے چالیس ترامیم پیش کیں جن میں صدرِ مملکت کے اختیارات کو محدود کرنے کا سوال بھی اٹھایا گیا تھا لیکن سابق وزیرِ اعظم نے نواں ترمیمی بل اسمبلی میں لانے کی یقین دہانی پر یہ بل پاس کرا لیا۔ ہم نے صدرِ مملکت کو اختیارات کی یہ تلوار نہ سونپنے کا مطالبہ کیا تھا جس کا خمیازہ ۲۹ مئی کو مسلم لیگ حکومت کو بھگتنا پڑا ـــ اور صدرِ مملکت نے اسمبلی توڑنے کے بعد شریعت کے نفاذ کے بجائے قوم کو سراب دکھایا ہے شریعت آرڈیننس میں اسلام کی بالادستی کا کوئی تصور نہیں اور اس کے سپریم لاء ہونے کی کوئی ضمانت نہیں، نہ لوگوں کے پاس وکیلوں کیلئے فیس کی رقوم ہوں گی اور نہ وہ عدالتوں میں رٹ پٹیشن داخل کر سکیں گے اس لیئے شریعت آرڈیننس میں شریعت کے عملی نفاذ

کو قانونی پیچیدگیوں کا شکار بنا دیا گیا، نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی ـــــ ہم نے ماضی میں جونیجو حکومت کی طرف سے ایسی ناقص و نامکمل شریعت کے نفاذ کی پیشکش کو مسترد کر دیا تھا جو اب صدر ضیاء الحق نے شریعت آرڈیننس کی صورت میں نافذ کر دی ہے۔ شریعت کے نفاذ کے نام پر قوم کو گمراہ کیا جا رہا ہے شریعت بل کی ایک دفعہ بھی شریعت آرڈیننس میں شامل نہیں کی گئی ـــــ مولانا سمیع الحق کی تقریر کے دوران وزیر عدل و انصاف نے مخالفت کی اور کہا کہ معزز رکن صرف تحریکِ استحقاق کی قانونی حیثیت کے بارے میں دلائل دیں مگر مولانا سمیع الحق نے اپنی تقریر جاری رکھی۔ (نوائے وقت راولپنڈی ۴ / جولائی ۸۸ء)

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا سمیع الحق سینیٹر کی کراچی میں پریس کانفرنس

اس وقت پوری قوم عام انتخابات کے شیڈول کی منتظر ہے، اس لیے حکومت جلد از جلد انتخابی پروگرام کا واضح اعلان کر کے ابہام اور شکوک و شبہات کی فضا کو ختم کر دے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ عام انتخابات آئینی مدت کے اندر جماعتی بنیادوں پر کرائے جائیں اور یہ انتخابات متناسب نمائندگی کے طریق کار کے مطابق ہوں کیونکہ الیکشن میں جاگیرداروں، وڈیرہ شاہی، غنڈہ گردی، سرمایہ داری، برادری ازم اور لسانی و قومی بنیادوں پر جتھہ بندی کا اس کے سوا کوئی ذریعہ موجودہ حالات میں ممکن نہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام دینی و سیاسی جماعتوں سے ملک کی سالمیت، یکجہتی اور شریعت کی بالادستی کی بنیادوں پر انتخابی اتحاد کو وقت کا اہم تقاضا سمجھتی ہے۔ اگر ایک طرف علاقائی اور لسانی عصبیتوں، سیکولر نظریات، لادینیت کی علمبردار قوتیں اکٹھی ہو رہی ہیں تو حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے دینی اور سیاسی ہم خیال جماعتوں کا باہمی مفاہمت اور اتحاد بھی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ ہم اس سلسلہ میں جد و جہد کا آغاز کر چکے ہیں اور میرا دورہ کراچی بھی اس سمت کی طرف ایک عملی قدم ہے۔

ہم سیاسی جماعتوں پر رجسٹریشن کی پابندی ختم کرنے کی عدالتی کاروائی کا خیر مقدم کرتے ہیں، اس سے تمام جماعتوں کی انتخابات میں شرکت کی راہ ہموار ہوگئی ہے اور اس سے عام انتخابات پر عوام کے اعتماد میں اضافہ ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام نے آئندہ انتخابات میں بھرپور حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے، چاروں صوبوں میں انتخابی تیاریوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ حال ہی میں راولپنڈی میں جمعیۃ کے جنرل کونسلوں اور مرکزی مجلس عمومی کے دو روزہ اجلاس میں چاروں صوبوں کیلئے پارلیمانی بورڈ تشکیل دیئے جا چکے ہیں اور مرکزی سطح پر بھی ایک بورڈ قائم کر دیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں جمعیۃ کے انتخابی منشور کو آخری شکل دی گئی ہے جس کے اہم نکات آپ کے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں۔

- شریعت آرڈیننس کے بارہ میں علماء کرام اور دینی حلقوں کو سنجیدہ اور متوازی رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ ہم اس آرڈیننس کی تحسین و تصویب نہیں کر سکتے کیونکہ اس کی ایک ایک شق پر غور کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہمارے شریعت بل کے مقاصد اس آرڈیننس سے ہرگز ہرگز پورے نہیں ہو سکتے۔ وہ ایک جامع متفقہ بل تھا، جس میں شریعت کی جامع تعریف تھی، عدالتوں کو شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کا پابند بنایا گیا تھا۔ مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ اور حکمرانوں کو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرنے کا پابند اور احتساب کے دائرہ میں لایا گیا تھا۔

● موجودہ آرڈیننس ایک ناقص دستاویز ہے اور اس موقف کا غماز ہے جسے سابقہ حکومت اور وزارتِ قانون اور مذہبی امور کے وزیر نے اختیار کیا تھا۔ نئی کابینہ میں انہی لوگوں کو دوبارہ رکھا گیا ہے اور اسی ذہنیت کے لوگوں کو آگے لایا گیا۔ انہوں نے اس آرڈیننس کے ذریعہ انہی عزائم کی تکمیل کر دی جو شریعت بل کی مخالفت کرتے ہوئے ان کے پیشِ نظر تھے۔ اس آرڈیننس میں شریعت کو بالاتر قانون قرار دینے کے بجائے ایک بڑا سرچشمہ قرار دیا گیا اور ریاست کو شریعت کا پابند کرنے کے بجائے محض راہنمائی کا مقام دیا گیا۔

● عام عدالتیں تو درکنار کسی بھی بڑی سے بڑی عدالت کو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرنے کا پابند نہیں بنایا گیا۔ کسی قانون کا شرعی تشخص معلوم کرنے کے لیے شرعی عدالت اور ہائی کورٹ کو دو ماہ کی مدت دی گئی ہے لیکن اپیل کے فیصلے کی کوئی مدت مقرر نہیں، اور اگر کوئی قانون غیر اسلامی بھی قرار پائے تو جب تک حکومت اسمبلی کے ذریعہ متبادل قانون نہ بنا سکے اس کے تحت سماعت جاری رہے گی، یہ ایسا منزل ہفت خوان ہے جس کے سر کرنے کے لیے صدیاں درکار ہوں گی۔ ان وجوہات سے ہماری جدوجہد یہ ہے کہ شریعت آرڈیننس کی مخالفت کرنے کے بجائے ہم اسے جامع، مکمل اور مؤثر بنانے کے لیے سینیٹ کے اندر اور باہر جدوجہد جاری رکھیں۔ ہم حکمرانوں کے ناقص، ادھورے اقدامات اور منافقانہ وعدوں کی حقیقت سے عوام کو بتا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

● دوسری طرف ان لادین نظریات کے حامل دانشوروں، مغرب زدہ خواتین اور لادین جماعتوں کی مذمت کرتے ہیں جو شریعت کا نام سنکر ہی مخالفانہ ردعمل، جلوسوں اور مظاہروں کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ اس میں اشتراکی ذہنیت کے عناصر، مغرب زدہ حیا باختہ طبقے پیش پیش ہیں۔ اور ہم کسی آرڈیننس کی آڑ میں قرآن و سنت، اسلامی قوانین اور اسلامی نظام کی کھلے بندوں مخالفت کرنے والوں کے شرمناک رویہ سے اظہارِ برأت کرتے ہیں۔ ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ نفاذ شریعت کے لیے اقدامات مکمل ہوں اور مخالفت کرنے والوں کا مؤقف یہ ہے کہ یہاں نفاذِ شریعت کا عمل سرے سے نہ ہو۔ دونوں حلقوں کے ردعمل میں یہ اصولی اور نظریاتی فرق رائے عامہ کے سامنے واضح ہونا چاہیے۔

کتابت اور تدوینِ حدیث

تالیف: مولانا عبدالقیوم حقانی ــــ قیمت ۔/۷ روپے

جس میں کتابت کی شرعی حیثیت و اہمیت، ابتدائی مراحل، عہدِ رسالتؐ اور عہدِ صحابہؓ میں تحریری کام، کتابتِ حدیث کا اہتمام، کاتبین وحی، سرکاری دستاویزات، سب سے پہلا تحریری دستورِ مملکت، تدوینِ حدیث کی منظم اور باضابطہ کوششوں کے علاوہ موضوع سے متعلق دیگر کئی ایک اہم عنوانات پر جامع اور مستند مباحث شامل ہیں۔

مؤتمر المصنفین ــــ دارالعلوم حقانیہ ــــ اکوڑہ خٹک ــــ پشاور